مقالات یومِ مجددؒ

قدس سرہٗ العزیز

منعقدہ ۹ مارچ ۱۹۷۵ء

مقالہ نگاران

- روئداد :- محمد صادق قصوری
- مقالہ نگار :- ڈاکٹر امین اللہ وثیر
  ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
- منقبت :- بشیر حسین ناظم ایم اے
  حفیظ تائب ایم اے

مرتبہ

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ نورِ اسلام و مہتمم دار المبلغین حضرت میاں صاحب

ملنے کا پتہ :- جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ، چوک ناخدا، وسن پورہ۔ لاہور، پاکستان

المکتبہ پرنٹرز ۳ لیبرڈ شاہ فاطمہ جناح لاہور

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

منانے کی اپیل

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی گرامی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر آپ کے حضور میں اپنے اس لافانی شعر میں ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

یہ ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی اس سازش کو کہ ایک نیا فکری دینی اور سیاسی نظام وضع کرکے نعوذ باللہ لوگوں کے دلوں سے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام اور وابستگی کو ختم کر دیا جائے اپنے جرأت مندانہ اور مجاہدانہ بروقت مساعی جمیلہ سے ناکام بنا دیا اور غیر مبہم انداز میں ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ ملت اسلامیہ اور شریعت اسلامیہ بالکل منفرد اور جداگانہ حیثیت کی حامل ہے اور اس طرح آپ نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی۔ یہ نظریہ ایک بیج تھا جس نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے گل شاداب کی صورت اختیار کی نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اثبات النبوۃ لکھ کر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے فرزندان توحید کی وابستگی کو مستحکم کیا اور دشمنوں کے ہر قسم کے شکوک وشبہات کا عالمانہ انداز میں ازالہ فرمایا اسی بنا پر حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سرمایۂ ملت کا نگہبان قرار دیا۔ ہر پاکستانی کا دینی ملی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ یوم مجدد رحمۃ اللہ علیہ منا کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی ترویج واشاعت کا اہتمام کرے اس لیے جملہ برادران اسلام سے پرزور اپیل ہے کہ صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں امام ربانی کی یاد میں جلسے منعقد کیے جائیں اور آپ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے!!

الداعی الی الخیر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○

Marfat.com

روئدادِ یومِ مجددؒ

منعقدہ ۹ مارچ ۱۹۷۵ء

تحریر:- محمد صادق قصوری

چند سال سے فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ نے ملکی سطح پر شہبازِ لامکانی عارفِ یزدانی محبوبِ سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی کی یاد میں "یومِ مجددؒ" منانے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر دل کی دھڑکن بن رہا ہے میاں صاحب دیگر شہروں کے علاوہ پاکستان کے دل پنجاب، پنجاب کے دل لاہور اور لاہور کے دل موچی دروازہ کے قریب ہر سال برکت علی اسلامیہ ہال میں بھی یہ تقریب بڑے تزک و احتشام سے مناتے ہیں۔ امسال مجھے بھی اس مبارک اور نورانی محفل میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، جو کیف و سرور حاصل ہوا اور قلب و جگر کو جو تسکین ملی اُس کا بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ بہر حال جو کچھ لکھ سکنے کے قابل ہو سکا ہوں، نذرِ قارئین کر رہا ہوں۔

میں ۹ بجکر ۵۴ منٹ پر ہال میں داخل ہوا۔ ہال کھچا کھچ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ کرسئ صدارت پر حضرت صاحبزادہ پیر فضل الرحمٰن مجددی تشریف فرما تھے۔ ان کے بائیں طرف فخر المشائخ تقریر فرما رہے تھے۔ پچھلی طرف علامہ اقبال احمد فاروقی سٹیج سیکرٹری جلوہ افروز تھے۔ میرے آنے سے پہلے کچھ فاضل مقالہ نگار حضرات اپنے پُرمغز مقالات پیش کر چکے تھے۔ جن میں سے جناب ڈاکٹر امین اللہ وثیر صاحب کا مقالہ اس کتابچے کی زینت ہے۔ میں نے خاموشی سے پچھلی نشستوں پر اپنی جگہ سنبھالی اور ڈائری نکال کر قلم کھولا ہی تھا کہ علامہ اقبال فاروقی نے اشارۃً ارشاد فرمایا کہ آگے آجاؤ۔ چنانچہ میں سٹیج کے بالکل قریب جا کر اگلی قطار میں فخر المشائخ سے صرف دو گز کے

Marfat.com

فاصلے پر بیٹھ گیا اور ہمہ تن گوش ہو کر تقریر سننے لگا۔

فخر المشائخ دین الٰہی اور اس کے سدباب کے لئے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی خدمات جلیلہ کا تفصیلاً تذکرہ فرما رہے تھے۔ حاضرین اس طرح بیٹھے تھے، گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور فخر المشائخ آج جادو بیان مقرر کی حیثیت سے سامعین پر چھائے ہوئے ہیں۔ میں حیران رہ گیا کہ الٰہی ماجرا کیا ہے۔ یہ وہی میاں جمیل احمد صاحب ہیں جو مختصر تقریر وُہ بھی رُک رُک کر فرمایا کرتے تھے، یا کوئی اور؟ آپ کی اس جادو بیانی، شعلہ فشانی اور فصاحت و بلاغت سے احباب کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھل رہے تھے۔

آپ نے وضاحت سے بتایا کہ جب حضرت نے اکبری دین کا محاسبہ کیا تو اکبر نے حضرت کو دعوتِ مناظرہ دی جو اکبر کی موت پر منتج ہوئی۔ اس کے بعد جہانگیر فرمانروا ہوا تو اُس نے سجدۂ تعظیمی کا حکم دیا۔ مگر اس مردِ قلندر نے فرمایا کہ "جو گردن شب و روز خدا کے حضور جھکتی ہے، وہ غیر اللہ کے سامنے کیسے جھک سکتی ہے۔ حکیم الامت نے اسی موقعہ پر ہی تو کہا تھا ۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

جہانگیر نے سجدہ کیلئے اصرار کیا مگر حضرت نے برابر انکار کیا۔ آپ کو ایک سال کے لئے گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا۔ اب قلعہ "قلعہ" نہ رہا بلکہ وہ ایک خانقاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ حضرت کے فیض سے تمام قیدی دینِ متین کے پرستار بن گئے اور فضا میں قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں سے گونج اٹھیں۔ نجانے اس موقعہ پر مجھے میر غلام بھیک نیرنگ انبالوی کا یہ شعر کیوں یاد آ گیا ۔

حرم کو جانا جناب زاہد یہ سادی ظاہر پرستیاں ہیں
میں اُس کی رندی کو مانتا ہوں جو کام لے دَیر سے حرم کا

میاں صاحب نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ اِدھر قلعہ میں حضرت روحانیت

Marfat.com

کے خزانے لٹا رہے ہیں ادھر آپ کے مریدین وعقیدت مند جہانگیر کا تختہ الٹنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ آپ کے مرید خاص مہابت خاں گورنر کابل نے آپ کو تاج و تخت سنبھالنے کی پیش کش کی مگر آپ نے سختی سے انھیں تخریبی کارروائیوں سے روک دیا اور فرمایا ہمیں دنیا کے کسی تخت، چتر شاہی اور تزک و احتشام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی درکار ہے۔ ؎

گر سر پہ رکھنے کو مل جائیں نعلِ پاک حضور

پھر سمجھیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

ایک سال بعد جہانگیر کے بخت بیدار ہوتے۔ اُس کی لاڈلی بیٹی کو خواب میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانگیر کی بیٹی کو فرمایا کہ :-

اُس نے ہمارے ایک مقرب نورِ نظر امام ربانی
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ
کو قید کر رکھا ہے۔

جہانگیر نے جب یہ خواب سُنا تو بہت متاثر ہوا۔ جہانگیر نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی سے اپنی کوتاہیوں اور نافرمانیوں کی معافی چاہی اور حضرت مجدد کی رہائی کے حکم صادر کیئے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اُس وقت تک جیل سے باہر نہیں آؤنگا جس وقت تک میری شرائط منظور نہ کی جائیں۔

(۱) سجدۂ دربار بالکل موقوف کر دیا جائے۔

(۲) گاؤ کشی میں آزادی دی جائے گا ئے کا گوشت بر سر بازار فروخت ہونا شروع ہو۔ بادشاہ اور ارکانِ دولت نے ایک ایک گائے دربارِ عام کے دروازے پہ اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور کباب تیار کرا کر کھائے۔

Marfat.com

(۳) ملک کے جس جس حصہ میں مساجد شہید کی گئیں تھیں، دوبارہ تعمیر کی گئیں۔

(۴) ہر شہر اور ہر قصبہ میں دینی تعلیم کے لئے مکتب اور مدرسے قائم کئے گئے۔

(۵) شہر بشہر محتسب، شرعی مفتی اور قاضی مقرر ہوئے۔

(۶) کفار سے شریعت محمدیہ کے مطابق جزیہ وصول کیا جانے لگا۔

(۷) جس قدر قانون خلاف شریعت تھے سب یک قلم منسوخ کئے گئے۔

حق باطل سے کہے کان نہ صوتاً پڑھے
لا الٰہ بھی نہ پڑھتا تھا اب اِلّا پڑھے

تمام شرائط مان لی گئی تھیں لہٰذا حضرت جیل سے باہر تشریف لے آئے۔

اس کے بعد میاں صاحب نے مکتوبات شریف کے فارسی زبان میں اقتباسات پڑھ کر حضرت کے عقائد پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور مسئلہ نور، ایصال ثواب و دیگر مسائل کے بارے میں مسلک اہل سنت کی تائید ثابت کی۔ اور یہ فرمایا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ، داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر بھی حاضر ہوتے تھے۔ اس کے بعد میاں صاحب نے اپنی تقریر ختم کر دی گھڑی کی طرف دیکھا تو دس بجکر ۲۰ منٹ ہو چکے تھے۔

سٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب جناب نور الحسن گوہر نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں منقبت پڑھیں گے۔ سانولے رنگ کے ایک نوجوان سٹیج پر آئے اور اپنی استعداد کے مطابق موتی بکھیر کر چلے گئے۔ اس کے بعد پنجابی کے شاعر صائم چشتی لائلپوری نے اپنا کلام پیش کیا۔ جس میں اسوۂ مجددؒ کی روشنی آزادی حریت اور جرأت کا پیغام دیا۔

ساڑھے دس بجے انجمن طلباء اسلام پاکستان کے مشہور رہنما جناب محمد اقبال اظہری مائیک پر جلوہ افروز ہوئے۔ موصوف ایک بہترین مقرر اور نڈر لیڈر ہیں۔ انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح آپ نے دین اکبری کا مقابلہ کیا تھا اسی طرح میں آج

Marfat.com

سوشلزم کا مقابلہ کرنا ہے۔ کیونکہ جس طرح دین الٰہی ملّت اسلامیہ کے لئے خطرات کے مہیب بادل لایا تھا، اسی طرح آج کے اکبر بھی سوشلزم کے ذریعہ دین حنیف کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے درپے ہیں۔ حضرت مجدد کے ماننے والوں نے ہر دور میں باطل قوتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ تحریک پاکستان میں حضرت کے نام لیواؤں مثلاً حضرت محدث علی پوری، حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری، مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی اور دیگر حضرات نے خون جگر دے کر آزادی کے پودے کو سینچا، جبکہ کئی حضرات گاندھی کی لنگوٹی میں بیٹھ کر "ملت از وطن است" کا نعرہ لگا رہے تھے۔

جواں سال اظہری نے مجمع کو گرما کے رکھ دیا۔ دلوں کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔ قوتِ عمل بیدار ہوگئی اور فلک شگاف نعروں نے مجھ جیسے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا۔ اظہری صاحب علماء و مشائخ سے اپیل کر رہے تھے، کہ وہ سوشلزم کے مقابلہ میں میدان میں اتریں۔ طلبہ اُن کے شانہ بشانہ لڑیں گے اور جہاں اُن کا پسینہ گرے گا، طلبہ اپنا خُون بہائیں گے ؎

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رُخِ برگِ گلاب
ہم نے چمن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

اب گھڑی کی سُوئیاں پونے گیارہ پر پہنچ چکی ہیں۔ جناب فیض لدھیانوی مائیک کی طرف لپک رہے ہیں۔ اُنہوں نے آتے ہی کہا کہ میں نے ۱۳۶۷ھ میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر نظم کہی تھی، وہی نذر کر رہا ہوں۔ بوڑھے شاعر کے الفاظ پوری طرح نہ سمجھ سکا اور جس قدر لکھ سکا پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

دل بہت بے تاب ہے سرہند جانے کے لئے
لا رہا ہوں داستانِ غم سنانے کے لئے
وقت کہتا ہے کہ پھر عُرس مجدد ہے قریب
اُڑ کے جا پہنچوں وہاں ایسے کہاں میرے نصیب

Marfat.com

اس سفر میں آج بیحد مشکلیں درپیش ہیں
ہر قدم پر ہزاروں آزار بداندیش ہیں

اُف یہ کیسا دن دکھایا گردشِ ایام نے
پاؤں میں زنجیر ڈالی مختلف آلام نے

ایک معمولی سی منزل بھی نہایت دور ہے
شیخ کا مشتاق یارب کسقدر مجبور ہے

اے تصوّر ہر جگہ کی واقفیت ہے تجھے
مہربانی کر مزارِ پاک پر لے چل مجھے

آستانہ عالیہ پر نور کی بارش تو ہے
گم ہے لیکن حق پرستوں کا ہجوم پے بہ پے

موت کا پہرہ ہے ان باغات میں ہر چار سُو
جن میں اکثر گونجتا تھا نعرہ اللہ ہُو

کہہ رہا ہے گنبدِ مرقد زبانِ حال سے
قوم کو غافل نہ ہونا چاہیئے اعمال سے

فیضؔ ایسا عرس لاثانی نہ ہوگا کبھی
آدمی نہ تھے شامل جس میں فرشتے تھے سبھی

فیضؔ صاحب کے بعد جناب بشیر حسین ناظم ایم اے نے مائیک سنبھالا اور اپنا تازہ لکھا ہُوا قصیدہ پیش کیا۔ جو اس کتابچے کی زینت ہے۔ اور حاضرین کو بے حد محظوظ کیا۔

رُخِ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں
نوید و ظلِّ پیغمبرؐ مجدد الف ثانی ہیں
جمالِ ذاتِ صدیقیؓ جلالِ ذاتِ فاروقی
کفِ عثمانؓ ایدِ حیدرؓ مجدد الف ثانی ہیں

Marfat.com

شہنشاہِ طریقت، حجۃ اللہ ہادیٔ دوراں
امام و پیشوا، رہبر مجددؒ الف ثانیؒ ہیں
دلیل جادۂ حق و صداقت شمعِ فانی
سپہر دیں کے نیّر مجددؒ الف ثانیؒ ہیں
امیر حلقۂ احرار، شان و جان محبوبی
صف اخیار کے افسر مجددؒ الف ثانیؒ ہیں
اکھیڑا بیخ و بن سے اکبری فتنہ زمانے سے
مٹائے جس نے کفر و شر مجدد الف ثانیؒ ہیں
فقط اس بات پر میں سرخوش و نازاں ہوں اے ناظمؔ
کہ میرے آقا و سرور مجدد الف ثانیؒ ہیں

ناظم صاحب کی مترنم اور دلکش آواز نے سامعین پر وجد طاری کر دیا۔ اُن کے بعد ریڈیو پاکستان کے معروف نعت خواں جناب کرم الٰہی صاحب تشریف لائے اور سرکارِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نہائیت لے کے ساتھ قصیدہ پیش کیا۔ صرف ایک شعر ہی نوٹ کیا جا سکا۔

دکھا دے یارب روضہ مجددؒ الف ثانی کا
کہ ہوں میں مدت سے شیدا مجدد الف ثانی کا

گیارہ بج چکے تو نعروں کی گونج میں مولانا عبدالوہاب صدیقی خلف الرشید مولانا محمد عمر اچھروی نے مائیک سنبھالا۔ موصوف آجکل برطانیہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ برطانیہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پاکستان میں بھی ہمیں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیے پھر موصوف نے فرمایا کہ خدا نے اضداد کو اس لئے پیدا فرمایا تاکہ نیکی اور حق و صداقت کا علم بلند ہو۔ مثلاً تاریکی سے روشنی قابیل سے ہابیل، نمرود سے ابراہیمؑ فرعون سے موسیٰؑ، ابو جہل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یزید سے حسینؓ اور اکبر سے حضرت مجددؒ کی شان سربلند ہوئی۔ (باقی صفحہ ۱۷ پر)

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حفیظ تائب

موضوعِ سخن آج ہیں سرہند کے احمدؒ
شایاں ہے جنہیں سیّدِ کونینؐ کی مسند
بدعات کی ظلمات میں وُہ نیّرِ سُنّت
الحاد کے آشوب میں وُہ نعرۂ اشہد
وُہ ابرِ گہربار، وُہ دریائے معارف
وُہ چشمۂ انوار وُہ گنجینۂ سرمد
وُہ شیخِ طریقت، وہ حدی خوانِ شریعت
وُہ ساقیٔ خمخانۂ حق، عالمِ جیّد
وُہ مطلعِ فاروقؓ کے ماہتاب درخشاں
وہ آئینۂ سیرت و تعلیم محمدؐ
شمشیرِ دودم کفر کے حق میں قلم اُن کا
حاصل جسے ہر حال میں تھی نصرتِ ایزد
توحید کا پرچم کبھی خم ہونے نہ پائے
ہر حال میں تھا پیشِ نظر تھا یہی مقصد
تبلیغ تھی کس مردِ حق آگاہ کی جس سے
لوٹ آئے رہِ حق پہ سبھی ملحد و مرتد
اِک ضربتِ یقاں سے توڑا اُسے کس نے
جس قلعۂ اوہام میں سنّت تھی مقیّد
بے باکی و حق گوئی کے تریاق سے تائبؔ
زائل کیا کس نے اثرِ زہرِ خوشامد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ النبی الکریم ؛

سلسلہ مجددیہ کا ایک ترکی مصنف

ڈاکٹر امین اللہ وثیر ، شعبۂ عربی اورینٹل کالج لاہور

بال جبریل میں حضرت علامہ اقبال نے "پنجاب کے پیرزادوں" سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ذکرِ خیر اس طرح کیا ہے۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

آج ہم یہاں جمع ہوکر سرمایۂ ملت کے اسی نگہبان کی یاد منارہے ہیں، جس نے الحاد و زندقہ کے تاریک دور میں ایمان و ایقان کی بنیادوں کو استوار کیا۔ میرے اس مختصر سے مقالے کا موضوع حضرت مجدد اور آن کے سلسلہ عالیہ کے بعض منتسبین کی چند تصانیف کا اجمالی خاکہ پیش کرنا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف کا ذکر کرنے سے پہلے خود سلسلہ عالیہ کے ذکر سے روح کو سرشار کرلیا جائے۔

امام ربانی مجدد الف ثانیؒ بدرالدین ابوالبرکات شیخ احمد سرہندی فاروقی ۱۴ر شوال ۹۷۱ھ مطابق جولائی ۱۵۶۳ء کو تولد ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآنِ حکیم حفظ کرنے کے بعد ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد شیخ عبدالاحد سے حاصل کی۔ حدیث کی سند مولانا یعقوب کشمیری سے لی اور معقولات کی تحصیل کے لیے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ یہاں وقت کے باکمال عالم القاضی الشیخ کمال الدین بن موسیٰ الحنفی الکشمیری کہ جامع علم وعمل اور پیکر زہد و تقویٰ تھے، کے سامنے زانوئے

تلمذ تہ کیا۔

زبدۃ المقامات میں ہے:

"بیشتر علوم را نزد پدرِ بزرگوار خود خواندہ کہ درا بیش بعضے علمارِ کبارِ آں روزگار گزرانیدہ اند و بسیالکوٹ نیز رفتہ نزد مولانائے محقق مولانا کمال کشمیریؒ کہ از فحول دانشورانِ متورع بود بعضے کتب مشکلہ راچوں عضدی وامثالہ خواندہ بودؒ و بعض کتب احادیث را نزد شیخ یعقوب کشمیری علیہ رحمۃ گزرانیدہ بودند، و ایں شیخ یعقوب از خلفائے بزرگ شیخ معظم و قطب مکرم شیخ حسین خوارزمی کبروی قدس سرہما بود۔" (۱)

ملا کمال ۹۷۱ھ میں گورنر کشمیر حسین سے ناراض ہو کر سیالکوٹ چلے گئے تھے اور پھر وہاں ایک لمبے عرصے تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ سیالکوٹ کے علاوہ لاہور میں بھی مسندِ درس کو زینت بخشی۔ اور اسی شہر میں ۱۰۱۷ھ میں راہی ملک بقا ہوئے۔ ملا صاحب کے بارے میں "تاریخ کشمیر اعظمی" میں حسب ذیل مصراع تاریخ وفات ملتا ہے۔

ملحق حق، قطب و تاج اولیاؒ، ملا کمال

حدائق الحنفیہ میں آپ کی تاریخ وفات "حدیقہ فیض" سے نکالی گئی ہے اور صاحب خزینۃ الاصفیاء نے تاریخ وفات کے یہ دو مصرعے کہے ہیں۔

شمع نور، عارف بگو تاریخ او   نیز سالک، تاج عرفانی کمال

اتنے بلند پایہ استاد کی صحبت سے جنہوں نے کسبِ فیض کیا ہو۔ وہ بھی صاحب کمال ہونے چاہییں۔ چنانچہ ملا کمال کشمیری کے تلامذہ کی فہرست میں، حضرت مجدد الف ثانیؒ، پاک و ہند کے عظیم فلسفی ملا عبد الحکیم سیالکوٹیؒ اور شاہجہان کے وزیر با تدبیر علامہ سعد اللہ کے نام شامل ہیں۔

---

۱. زبدۃ المقامات: ص: ۱۲۸

حضرت مجدد کے مقام عالی شان سے کون واقف نہیں۔ اقبال نے انہیں صاحبِ اسرار کہا ہے۔ ان کے خواجہ تاش ملا عبدالحکیم سیالکوٹی بھی برصغیر پاک و ہند میں بسنے والی امت مسلمہ کے ایک عظیم فرزند تھے۔ ان کی بہت سی تصانیف میں سے یہاں صرف الدرۃ الثمینۃ المعروف بالرسالۃ الخاقانیۃ کا صرف نام لینا ہی کافی ہے جو علم باری تعالےٰ، حدوث و قدم عالم اور حشر و نشر جسمانی جیسے دقیق مسائل پر یونانی فلسفیوں اور ان کے متبعین کے مقابلے میں خالص قرآنی اور اسلامی نقطۂ نظر کی ترجمان ہے اور جسے امام غزالیؒ کی تہافت الفلاسفہ کے سلسلے کی ہی ایک مضبوط کڑی سمجھنا چاہیئے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ کی مختلف مقامات پر ملاقاتوں کا پتہ چلتا ہے۔ مختلف مآخذ کے مطالعہ سے یہ حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے کہ یہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی ہی تھے کہ جنہوں نے حضرت شیخ احمد سرہندی کو "مجدد الف ثانیؒ" کے خطاب سے یاد کیا۔

ڈاکٹر برھان احمد فاروقی نے اپنی کتاب مجدد کا نظریہ توحید میں یہی لکھا ہے اور اس کی تائید خواجہ محمد ہاشم کے بیان سے بھی ہوتی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"راقم حروف گوید مرا بر دل خطور میکرد کہ اگر کسے از اعاظم علماء وقت ایں معنی را کہ حق سبحانہ حضرت ایشاں را مجدد الف ساختہ مسلّم مے داشت تائید عام بودے تا روزے بایں خطرہ بخدمت حضرت ایشان رسیدم بایں حقیر خطاب نمودہ فرمودند کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کہ در علوم عقلیہ و نقلیہ و تصانیف حلیہ چوں او بالحال در دیار ہند نمی نماید کتابے بما نوشتہ بود و تبسم نمودہ فرمودند یکے ازاں فقراتِ مدحیہ ایں بود کہ "مجدد الالف الثانی" (۱)

بعض تذکروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا، حضرت مجدد سے ملاقات کے لئے سرہند بھی تشریف لے گئے۔ اور بہت دنوں تک وہاں قیام کیا بلکہ اس موقعہ پر آپ نے

(۱) زبدۃ المقامات ص: ۱۷۶

Marfat.com

مجدد صاحب سے بیعت بھی کی، اُن کے مرید بنے اور حضرت مجدد نے انہیں "آفتاب" کے لقب سے نوازا۔ (۲)

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کو حضرت مجدد سے بے پناہ عقیدت تھی اور وہ اپنے زورِ قلم سے حضرت کی تائید و اعانت اور اُن کے مخالفین کی تردید کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے، مولانا عبدالحی لکھنوی نے نزھۃ الخواطر میں کشف الغطاء کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے

"سند العلماء افضل الفضلاء مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے اپنے قلم سے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہوئی دیکھی تھی جس میں حضرت مجدد الف ثانی کے مخالفین کے بعض شکوک و شبہات کا پرزور طریقے سے رد کیا گیا تھا۔

قدح کردن در سخن بزرگان بے مرادِ ایشاں جہل است و نتیجۂ نیک ندارد، پس ردِّ کلام مشیخت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد از جہل و نافہمیدگی است"

کتبہٗ الفقیر عبدالحکیم (۳)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مولانا نے اپنے بزرگ دوست اور پیر کی تائید اور تجدید الف ثانی کے اثبات میں ایک رسالہ بھی تحریر کیا تھا جس کا نام "دلائل التجدید" رکھا۔ روضہ قیومیہ میں اس رسالے کے بارے میں لکھا ہے کہ اس میں مولانا نے نہایت قوی دلائل اور براہین سے کام لیا ہے۔ (۴)

مولانا محمد میاں لکھتے ہیں:-

"مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی جو مشہور و معروف جلیل القدر عالم ہیں ابتدا میں حضرت مجدد کے مخالف تھے۔ ایک روز حضرت مجدد صاحب کو

۲. تذکرہ علمائے ہند ص ۱۱۰ ۳. نزہۃ الخواطر، جزو خامس، ص: ۴۸

(۴) روضہ قیومیہ ج ۱۔ ص ۱۴۹

Marfat.com

خواب میں دیکھا کہ آپ نے مولانا عبدالحکیم صاحب کو مخاطب فرما کر یہ آیت پڑھی:
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (کہو اللہ، پھر ان کو چھوڑ دو) اس آیت کے سنتے ہی حضرت شیخ کا جذب اور شوقِ الٰہی دل میں جگہ کر گیا اور فوراً قلب سے ذکر جاری ہو گیا۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ قلب سے ذکر جاری ہے۔ اس کمال و تصرف کو دیکھ کر ساری مخالفت ختم ہو گئی۔ حضرت مجدد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باقاعدہ سلسلہ میں داخل ہوئے اور روحانی کمالات حاصل کیے"۔ (۲)

اس سلسلہ میں خواجہ محمد ہاشم کا بیان حسب ذیل ہے:

"مخفی نماند کہ ایں مولانا ستے مذکور شبے در واقعہ حضرت ایشاں را دیدہ بود کہ ایں آیۃ بروخواندہ اند: قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ. بعد از دیدا ایں واقعہ بخدمتِ ایشاں آمدہ تعلیم گرفت و از حصانِ حقیقی گشت، پس پیش از ملازمتِ صوریہ می گفت کہ اویسی حضرت ایشانم" (۳)

بعض تذکروں میں ایک اور واقعہ بھی مندرج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحکیم اور حضرت مجدد رح کی دوستی کی بنیادیں بہت گہری تھیں اور مولانا اکثر و بیشتر مجدد صاحب کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔

خواجہ محمد عبیداللہ مروج الشریعۃ، فرزند خواجہ محمد معصوم بن مجدد الف ثانی رح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"سات سال کا سن تھا کہ مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی تشریف لائے آپ نے امتحاناً فرمایا: گویائی زبان کی صفت ہے دل ایک پارچہ گوشت ہے وہ کس طرح ذکر کر سکتا ہے۔ ہفت سالہ طفل نے جواب دیا زبان بھی پارچہ گوشت ہے جس قادرِ مطلق نے زبان کو گویائی

۲۔ علمائے ہند کا شاندار ماضی ج ۱ ، ص ۲۹۵ - ۲۹۶

۳۔ زبدۃ المقامات ص ۱۷۶

Marfat.com

عطا کی وہی قلب کو قوتِ ذکر عطا فرماتا ہے۔

مولانا نے فرمایا نبیرۂ مجدد کو ایسا ہی ہونا چاہیے" (۳)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی شخصیت اُن عظیم المرتبت شخصیتوں میں سے ہے جنہوں نے اللہ کے دین کی سربلندی کے لیئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں اور جن کی حیاتِ دنیوی کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ کفر و شرک اور الحاد و ضلالت کی آندھیوں کا مقابلہ کرکے اللہ کے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم ـــ اسلام ـــ پر گامزن ہوا جائے اور دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلایا جائے۔ حضرت مجدد نے مغل بادشاہ اکبر کی ایجاد کردہ گمراہی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جہانگیر کو سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہ انہیں کی عظیم شخصیت تھی جس نے اکبری الحاد و بدعات کا قلع قمع کیا۔ تصوف کو حقیقتاً تصفیۂ قلب کا ذریعہ ثابت کیا اور شریعت و طریقت کی دوئی کے غلط تصور کو ملیا میٹ کر کے یک جان و یک قالب کی حقیقت کو آشکارا کیا۔

تجدید و احیائے دین کی تاریخ میں مجدد الف ثانی کا نام سدا جگمگاتا رہے گا اور ان کی مخلصانہ کوششیں ہر دور میں فرزندانِ اسلام کے لیئے مشعلِ راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

حضرت مجدد کے مکتوبات شریفہ بلاشبہ چشمۂ ہدایت ہیں اور احیائے شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم اور کامیاب و کامران کوشش۔ ان کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ عربی ترجمہ مصر سے چھپا تھا۔ جدید ترکی زبان (بحروف رومن) میں مکتوبات امام ربانی کا ترجمہ راقم الحروف نے ترکیہ میں دیکھا۔ آپ کا رسالہ مبدا و معاد بھی آپ کی تعلیمات عالیہ کا آئینہ دار ہے اور اسی طرح آپ کے عظیم المرتبت فرزند خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات بھی جو تین جلدوں پر محیط ہیں خالص اسلامی تصوف اور شریعت کی بے داغ تعلیمات کا خزینۂ بیش بہا ہیں۔

(۳) علمائے ہند کا شاندار ماضی ج ۱۔ ص ۳۸۰

حضرت مجدد اور ان کی اولاد و احفاد اور خلفائے عظام کی مساعی جمیلہ کی بدولت اور اس بنا پر بھی کہ خود سلسلہ عالیہ کی تعلیمات ، احکام شریعت کے مطابق اور انہیں کے نور سے مقتبس تھیں، سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ بسرعت تمام برصغیر ہند و پاک سے نکل کر دور دراز کے اسلامی ممالک تک پھیل گیا۔ سلطنت عثمانیہ کے عہد میں ترکیہ کے مختلف علاقوں میں اس سلسلے کے کئی تکیے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلانے میں معروف تھے، افسوس کہ اس صدی کے تیسرے عشرے میں جب غیروں کی سازشوں اور اپنوں کی "مہربانیوں" کے طفیل بساطِ خلافت لپیٹ دی گئی تو نئی حکومت نے تصوف کے تمام سلسلے جبراً ممنوع قرار دیئے اور اسی طرح سلسلہ مجددیہ کو بھی ظاہری طور پر کام کرنے سے رک جانا پڑا۔ لیکن راقم کا یہ ذاتی مشاہدہ ہے کہ سالہا سال کی جبری بندش بھی ترک قوم کے مزاج دینی اور ذوق متصوفانہ کا خاتمہ نہیں کر سکی اور اب تو الحمدللہ ترکیہ میں رجوع الی الاسلام کی تحریک کھل کر سامنے آچکی ہے اور حکومت و سیاست میں بھی اس کی گونج سنائی دینے لگی ہے۔

سلطنت عثمانیہ میں سلسلہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا سہرا شیخ خالد کردی کے سر ہے وہ مرزا مظہر جان جاناںؒ کے خلیفہ شاہ غلام علی دہلویؒ کے تلامذہ میں سے تھے، انہوں نے دہلی میں حاضر ہو کر شاہ غلام علی سے تکمیل رشد و ہدایت کی، آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس جا کر روم، شام، عراق، عرب اور کردستان وغیرہ میں حضرت مجدد کی تعلیمات کو فروغ دیا۔

سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کے ایک اہم رکن خواجہ محمد باقر بن شرف الدین لاہوری تھے۔ جنہیں حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ کے خلفاء میں سے بتایا جاتا ہے۔ خواجہ محمد باقر کے حالاتِ زندگی تذکروں میں بہت کم ملتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ خود اس سلسلے کے تذکرہ نگاروں نے بھی اس طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی حالانکہ ان کی کتاب کنز الھدایات الکشف البدایات والنہایات ایک اہم تصنیف ہے جسے متعلقین سلسلہ میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی دیگر تصانیف قرآن حکیم کی ایک تفسیر موسومہ منتھی الایجاز لکشف الاعجاز (بزبانِ عربی) اور

Marfat.com

اور دامِ حق (فارسی منظوم بجواب نامِ حق) غیر مطبوعہ ہیں۔

کنھیالال نے ایک بزرگ مفتی محمد باقر کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ شاہجہانی عہد میں ایک نامی مفتی محمد باقر تھا جس کی اولاد کا اب نام و نشان نہیں، صرف ایک محلہ چوہٹہ مفتی محمد باقر اس کے نام سے مشہور ہے۔ (۱)

نقوش "لاہور نمبر" میں پروفیسر علم الدین سالک مرحوم نے بھی مختصر الفاظ میں ان بزرگ کا ذکر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

یہ بھی لاہور کے ممتاز اور معزز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ شہر کے ایک حصے کے مفتی بھی تھے، آپ کے نام پر چوہٹہ مفتی باقر اب تک موجود ہے وہیں آپ کا مزار بھی ہے۔

بزم تیموریہ میں لکھا ہے : ملا شرف الدین لاہوری، لاہور کے مفتی کے عہدے پر مامور تھے، اُن کے صاحبزادے ملا محمد باقر بھی صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ تھے، عالمگیر ان سے بھی خسروانہ نوازشوں سے پیش آتا تھا۔ (۲)

برصغیر کے علماء و فضلاء کے مشہور و معروف تذکرہ نزہتہ الخواطر میں راقم کو محمد باقر لاہوری کا نام نہیں مل سکا لیکن شرف الدین لاہوری کا ذکر علماءِ قرنِ حادی عشر کے تحت مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے :-

الشیخ العالم الفقیہ المفتی شرف الدین اللہ صوری کان من الفقہاء الحنفیہ وکان حلو المنطق، فصیح الکلام، حسن الاخلاق۔ وُلّیَ الافتاء بمدینۃ لاھور فی ایام عالمگیر فاستقل مدۃ حیاتہ، مات سنۃ سبع و ثمانین و الف (۳)

اسمعیل پاشا البغدادی نے صرف دو سطروں میں ملا محمد باقر کا ذکر کیا ہے :-

الشیخ محمد باقر بن شرف الدین الاھوری النقشبندی الصوفی ۰۰۰۰ (۴)

وہ خود کنز الھدایات اور اپنی تفسیر قرآن منتہی الایجاز میں اپنے آپ کو العباسی الحسینی اللاھوری لکھتے ہیں۔

---

(۱) تاریخ لاہور ص ۲۵۰   (۲) بزم تیموریہ ص ۲۵۱

(۳) نزہتہ الخواطر، الجزء الخامس، ص ۱۶۵   (۴) ہدیۃ العارفین ۲ : ۲۹۲

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ سلسلۂ مجددیہ کے بہت سے بزرگوں کے ساتھ ان کے تعلقات بڑے گہرے تھے، اس کی شہادت اس بات سے ملتی ہے کہ "مکتوبات خواجہ معصوم" اور "مکتوبات خواجہ سیف الدین" میں ان کے نام لکھے گئے بہت سے مکاتیب بھی موجود ہیں

کنزالھدایات خواجہ محمد باقر کی اہم ترین تصنیف ہے، یہ کتاب جسے حضرت مجدد صاحب کے مکتوباتِ گرامی اور رسالہ مبداء و معاد اور مکتوبات خواجہ محمد معصوم کا لبِّ لباب کہنا چاہیے پہلی مرتبہ امرتسر سے اور پھر قیام پاکستان کے بعد لاہور سے شائع ہو چکی ہے اور سالکان و طالبان سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ" کے لئے لازم بھی جاتی ہے۔ (۱)

اس اہم تصنیف کا ایک عربی ترجمہ راقم الحروف کو قیام استانبول کے دوران مشہور عالم کتب خانہ "سلیمانیہ" میں دستیاب ہوا تھا۔ مترجم ایک ترک عالم الشیخ محمد الحنفلی بن الشیخ ولی الدین ہیں جو خود بھی "طریقۂ علیہ نقشبندیہ" کے خلفاء میں سے تھے۔ (۲)

ترجمے کی پیشانی پر یہ عبارت مندرج ہے۔

حریرُ العنایات ترجمۃُ کنزالھدایات ترجمھا مولانا العالم الفاضل والعارف الکامل محمد الحفظی آفندی حفظہُ اللّٰہ تعالیٰ و سلّمہٗ و اطال بقاءَہٗ و کثّر مثلہٗ۔ آمین۔

مترجم کی مدح میں ایک شعر بھی لکھا گیا ہے۔

اَلَا اِنَّمَا الحِفظِیُّ وَردُ زمانِہٖ
وَاِن ھُوَ شوکٌ فِی عُیُونِ اُعادِیہٖ

(حفظی زمانے میں گلاب کا پھول ہے اگرچہ وہ دشمنوں کی نگاہوں میں ایک کانٹا ہے)

---

(۱) ملاحظہ کیجئے میرا مقالہ: "ملا محمد باقر لاہوری"۔ در اورینٹل کالج میگزین لاہور شمارہ مارچ، جون ۱۹۷۲ء

(۲) ترجمہ موسومہ، حریرُ العنایات ترجمۃ کنزالھدایات (مخطوطہ) ورق ۵، ب

Marfat.com

مترجم نے سلسلہ مجددیہ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :۔

الطریقۃ العلیۃ المجددیۃ المؤسسۃ علی قواعد النسبۃ النقشبندیۃ التی ھی اعجب الطرق واظرفھا واقرب السبل واشرفھا۔

اور حضرت مجدد کی مدح و توصیف میں لکھتے ہیں :۔

جناب الامام الھمام، حجۃ اللہ علی الانام، القیوم الحقانی، المحبوب السبحانی، مجدد الالف الثانی المشھور بالامام الربانی حضرۃ الشیخ احمد الفاروقی السرھندی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس و نفعنا اللہ بعلمہ الانفس)

المحظلی کنز الھدایات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا سبب یہ بتلاتے ہیں کہ چونکہ یہ کتاب مہمات میں سے ہے لیکن اس بنا پر کہ فارسی زبان میں ہے اور وہ شخص جو عربی کے علاوہ دوسری زبان پر قادر نہیں اس کے لئے اس سے استفادہ کرنا مشکل تھا۔ اس لئے میں نے اسے عربی میں منتقل کیا اور اس کا ترجمہ کرتے وقت "فقیر" کو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی روحانی خوشنودی کی بشارت ملتی رہی۔

بعد از تکمیل ترجمہ مترجم نے اسے مورد الفیوضات الرحمانیۃ، منبع الکمالات الربانیۃ "شیخ العالم و مرشد الامم"

شیخ العالم و مرشد الامم مولانا الشیخ محمد جان کی خدمت میں پیش کیا جب کہ ان کے پاس "العالم العارف اللبیب اللوذعی الکامل الادیب" حافظ عبد الرحمن الفاروقی القیومی المعصومی بھی موجود تھے۔ دونوں حضرات نے اسے پسند کیا اور مترجم کے لئے دعائے خیر کی۔

یہ ترجمہ (حرز الغایات) ۱۲۷۹ھ میں مکہ معظمہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

استانبول سے ایک ترک دوست السید یوسف قلیچ (استاذِ حدیث، معھد الاسلام العالی) نے میری فرمائش پر حسبِ ذیل معلومات ارسال کیں :۔

محمد بن ولی الدین المحظلی ایک عالم و فاضل شخصیت کے مالک تھے اور قرآن مجید کے

Marfat.com

حافظ اور قاری تھے۔ طریقۂ مجددیہ نقشبندیہ سے منسوب ہیں اور علم شریعت طریقت میں درجہ کمال کو پہنچے۔ علامہ عبداللہ داؤد اوغلو کا بیان ہے کہ نور الحفظی نے قیصری کی جامع مسجد کوکوک میں تعلیم حاصل کی، اور ان کے مندرجہ ذیل علمی آثار موجود ہیں:۔

۱۔ نظم المقامات الاحمدیۃ فی سلک الطریقۃ النقشبندیۃ۔ ۷۵۰ اشعار پر مشتمل ہے۔

۲۔ ترجمۃ رسالۃ فی الطریقۃ النقشبندیۃ (لابی سعید المجددی) (مکہ معظمہ میں ۱۲۴۷ھ میں لکھا گیا۔

۳۔ المنہل العذب فی ذکر القلب۔ (منظوم بزبان عربی ۱۱۵ اشعار کا مجموعہ)

(اس کے بارے میں مترجم لکھتے ہیں کہ مؤلف رحمۃ اللہ (ابوسعید مجددی) نے خود اس ترجمہ کو ملاحظہ فرمایا اور کئی مرتبہ اس کا مطالعہ کیا اور اسے اصل متن کے مطابق پایا اور ر

بقیہ روئداد یوم مجدد

آپ کے بعد مولانا الٰہی بخش صاحب نے حضرت مجددؒ اور اعلیٰ حضرت بریلوی میں مماثلت پر اظہار خیال کیا۔ ان کے بعد معروف نعت خوان صوفی تاجدین اوکاڑوی تشریف لائے اور روائی کو نذر و تسلیم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نعت کیا تھی ہجر و فراق کا پیغام تھا۔ کون سی آنکھ تھی جس میں آنسو نہ تیرتے ہوں۔ طبیعت پر ضبط نہ رکھ سکا اور صرف دو شعر ہی نوٹ کر سکا۔

ان آنسوؤں کے سوا میرے پاس کچھ بھی نہیں
چلا ہوں یہ موتی لے کے در نبی کے لئے
میرے تو سب کچھ آپ ہی ہیں رحمت عالمؐ
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

پہلے شعر پر مجمع تڑپ اٹھا اور بار بار پڑھوایا گیا۔ ایک بجے جناب پروفیسر بشیر احمد صدیقی صدر شعبۂ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی نے مائیک سنبھالا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی خدمات پر پُر مغز مقالہ پڑھا۔ اس کے بعد سٹیج سیکرٹری علامہ فاروقی نے اختتامی الفاظ کہے اور حضرت فخر المشائخ کی دعا کے ساتھ یہ نورانی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ لیکن اس کے روح پرور نظارے آج بھی روحانی سکون بہم پہنچا رہے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ در منقبت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

جناب بشیر حسین ناظم ایم۔ اے

زندہ کیا احکام رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہے ضیغم سنت تُو ہم ہنگامۂ و پیکار
بدعات و اباطیل و اکاذیب ہوئے گم
چمکی صفتِ برق جو اللہ کی تلوار
کیا ان کے مکاتیب مقدس کا ہے مرتبہ
ہر لفظ کمالات و معارف کا ہے شہکار
تھا قلب منور کہ تجلی گہہ یزداں
غیرت دہِ صد برق تھی رنگینیٔ افکار
گردن نہ جھکی جس کی سلاطین کے لیے
آخر کو جھکے خود ہی جہانگیر و جہاندار
سرہند کی وہ پاک زمیں خطۂ جنت
آرام جہاں کرتا ہے اک محرمِ اسرار
اس خاک کا ہر ذرہ ہے غیرت دہِ انجم
ان ذروں میں رخشندہ ہے خورشید ضیابار
محبوب خدا حضرت قیوم و مجدد
مرقد ہے یہاں آپ کا اک مطلعِ انوار
ہمنامِ نبی اسمِ گرامی ہے جو احمدؒ
اللہ رے قسمت یہ، زہے طالعِ بیدار

Marfat.com

واللہ کہ ہیں آپ شہنشاہِ طریقت
باللہ کہ ہیں آپ شریعت کے عملدار
ہیں ان کے کمالات ولایت سے فزوں تر
مشکواۃِ نبوت کے ہیں تابندہ یہ انوار

علامہ اقبالؒ مجددالف ثانیؒ کے مزار پر

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمئ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

Marfat.com

سالانہ ختم مبارک

قدوۃ السالکین پیر طریقت حضرت ثانی لاثانی جناب میاں **غلام اللہ** شرقپوری صاحب سجادہ نشین و برادر حقیقی اعلیٰ حضرت میاں **شیر محمد** صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ ختم مبارک **۱۷ / ۱۸** اکتوبر بمطابق **۱ / ۲** کاتک شرقپور شریف میں زیر اہتمام

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ) پاکستان ہر سال پورے تزک و احتشام سے منعقد ہوتا ہے جس میں مشائخ عظام کے علاوہ علماء کرام کثیر تعداد میں شرکت فرماتے ہیں اور اپنے اپنے مواعظ حسنہ اور روحانی فیوض و برکات سے تاریک دلوں کو منور فرماتے ہیں۔

اس پُر فتن اور تاریک دور میں جبکہ رقص و سرود اور بے حیائی انسانی زندگی کا معمول بن چکا ہے اور ابلیس کی "تبلیغ" زوروں پر ہے۔ جہاں مسلمان بچوں، بچیوں، جوانوں یعنی نئی مسلمان پود کو قرآن و سنت پڑھنا چاہیئے تھا اور دن رات محنت کرکے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ذلیل گانوں کی بجائے کلمہ طیبہ اور درود پاک کا ورد کرنا چاہیئے تھا وہاں آج اسلامی روایات اور شریعت محمدی کے خلاف تمام شیطانی قوتوں کی مکمل حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ آیئے! ایسی ذلیل اور بُری محافل سجانے اور ان میں شریک ہوکر شیطان کو خوش کرنے کی بجائے اسلامی پاکیزہ محفلوں میں شریک ہوکر اسلام کی تعلیم حاصل کریں اور اس پر عمل کرکے خدائے ذو الجلال اور سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کریں اور شیطان کی تعلیم سے نجات حاصل کریں۔!!

الداعیان :- صاحبزادگان میاں خلیل احمد، میاں سعید احمد، میاں جلیل احمد شرقپوری، شرقپور شریف

کتبہ :- محمد شفیع انور سیالوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی

امام ربانی، مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں علامہ اقبالؒ نے خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا ؎

وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہبان   اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

علامہ اقبالؒ نے اس ایک شعر میں عہدِ اکبری اور عہدِ جہانگیری کی پوری تاریخ کو اجمالی طور پر سمو دیا ہے اور اس اضطراب و انتشار اور ان خطرات و حوادث کی طرف لطیف اشارہ کیا ہے جو اس وقت ملّتِ اسلامیہ کو درپیش تھے اور جس کے نتیجے میں "سرمایۂ ملت" اس قدر غیر محفوظ ہو گیا تھا کہ رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور شیخ احمد سرہندیؒ جیسی شخصیت اُبھری جس نے سرمایۂ ملت کی نگہبانی کا واقعی حق ادا کیا۔ اور جسے سب سے پہلے علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی نے مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور آج پوری دنیا انہیں مجدد الف ثانیؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ آج کی اس مجلس میں میری گذارشات کا مقصد اوّلاً اس امر کا جائزہ پیش کرنا ہے کہ سرمایۂ ملت کس حد تک غیر محفوظ ہو گیا تھا اور ثانیاً یہ کہ آپ نے اس کی نگہبانی کا فریضہ کس طرح ادا فرمایا۔ اس بات سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آجائے گی کہ آپ کو مجدد عقیدت کی بنا پر کہا جاتا ہے یا حقیقت کی بنا پر۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں اکبر کے متعلق لکھا ہے :-

Marfat.com

"It is well known that he broke away from orthodex Islam.": اسلام سے رشتہ توڑنے پر جس سے جوڑ سے ابھار مشتق کیا ہے

"He recommended for it is the sun or its earthly counter part fire."

"Moghal Rule in India" ایک اور مستشرق گیرٹ نے عہد اکبری کی میں جو تصویر پیش کی ہے حسب ذیل ہے:

The study of Arabic was discouraged. The practice of shaving the beard was introduced. The Muslim era was changed for a solar year. The customs of prostration before the king was also introduced to the disgust of orthodox muslims. No new mosques were built and the old ones were not repaired. Akbar's mode of life on the whole ceased to be that of a muslim, and constantly approached to the Hindu idea of Dharma, as modified by himself."

لیکن عہد اکبری کی اس تصویر کو دیکھ کر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے حضرت مجدد کی مشہور تصنیف اثبات النبوۃ کے اردو ترجمے کے مقدمے میں پیش کی ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے عہد اکبری کا جو نقشہ پیش کیا ہے۔ اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

"Moghal Rule in India" by GARRET P.No. 80

Marfat.com

"ابو الفضل اور فیضی بلکہ اُن کے باپ مُلا مبارک کی وجہ سے دین اور پھر نبوت پر اعتراضات شروع ہو چکے تھے اور بے دین مصنفین نے اپنی تصانیف سے نعت خارج کر دی تھی۔ انہی ایام میں ابو الفضل نے حضرت مجدد کی موجودگی میں حضرت امام غزالیؒ کو نا معقول کہا تھا اور آپ بے تاب ہو گئے تھے۔

نماز۔ روزہ اور شعائر اسلام کو "تقلیدات یعنی عقل کے خلاف سمجھا گیا۔ ابو الفضل کی نگرانی میں محل کے اندر عبادت کے لئے ایک آتش خانہ تیار ہوا۔

نصاریٰ کی طرح ناقوس، صورِ تثلیث اور اُن کی تعریفیں اکبر کا وظیفہ تھیں۔

برہما۔ مہادیو، بشن، کشن، مہامائی وغیرہ کی تنظیم کی جاتی۔

سورج کی عبادت دن میں چار مرتبہ کی جاتی۔ سورج کے ایک ہزار ایک نام کی مالا جپی جاتی۔ قشقہ لگایا جاتا۔ آگ پانی، درخت اور تمام مظاہر فطرت حتیٰ کہ گائے اور اس کے گوبر کی پوجا خود بادشاہ کرتا۔ خنزیر کو (معاذ اللہ) خدا کے حلول کا مظہر جانتا۔ گائے کا گوشت حرام اور خنزیر اور شیر کا گوشت مباح قرار دیا۔ سود شراب اور جوا حلال سمجھا گیا۔ خود کو سجدہ کرانا تھا۔ اور دیگر شعائر اسلام کی جو توہین کی گئی وہ حیطۂ تحریر میں لا نہیں سکتا"

بدایونی نے دین الٰہی کی جو تفصیل پیش کی ہے یہ ہے:۔

اس دین میں شامل ہونے والوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ تھا جو لوگ اس دین میں باضابطہ داخل ہوتے ان کو مذکورہ بالا کلمہ کے ساتھ حسب ذیل عہد نامہ کا اقرار کرنا پڑتا تھا۔

من کہ فلاں ابن فلاں ہوں۔ اپنی خواہش و رغبت اور دلی شوق کے ساتھ دین اسلام مجازی اور تقلیدی سے (جو باپ دادوں سے دیکھا اور سنا تھا) علیحدگی اور جدائی اختیار کرتا ہوں اور اکبر شاہی دین الٰہی میں داخل ہوتا ہوں۔

(جلد دوم ص ۲۷۳)

Marfat.com

"اسلام کی ضد پر خنزیر اور کتے کے ناپاک ہونے کا مسئلہ منسوخ کیا تھا اور شاہی محل کے بیچے یہ دونوں جانور زیارت کے لئے رکھے گئے کہ ان کا دیکھنا بھی عبادت تھا تناسخ پر یقین کیا گیا اور عربی پڑھنا عیب سمجھا گیا۔

قرآن کو مخلوق، وحی کو محال معراج اور شق القمر کو غلط کہا گیا۔

احمد، محمد، مصطفٰے جیسے نام تبدیل کئے جانے لگے۔

ہندو تو ہندو ہی تھے۔ ہندو مزاج مسلمان بھی حضور انور کی نبوت کے منکر ہو گئے۔"

دین اسلام کے دشمنوں نے جب کبھی بھی اسلام کو سرنگوں کرنیکی مذموم کوششیں کی ہیں اُن کا سب سے بڑا حربہ یہی رہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان کی وابستگی کو مضمحل کر دیا جائے۔

چنانچہ جہاں ہندوؤں نے شان رسالتمآب میں طعن و تشنیع سے کام لینا شروع کر دیا وہاں بعض مسلمانوں نے ابو الفضل اور شیخ مبارک کے اثر سے نبوت سے انکار کر دیا اور کہا کہ توحید کے عقیدے کی موجودگی میں رسالت پر ایمان ضروری نہیں۔ حضرت مجدد نے نبوت کی ضرورت و اہمیت پر ایک رسالہ اثبات النبوۃ تحریر فرمایا اور مضمحل اور ڈگمگاتے ہوئے ذہنوں کو از سر نو استحکام بخشا۔

حضرت مجدد کا ایک اور بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے تصوف کو جس میں عجمی رنگ پیدا ہو چکا تھا نکھار کر پیش کیا۔ اور شریعت اور حقیقت کی اہمیت بیان فرمائی اور اس امر پر زور دیا کہ "طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند" تاکہ مکاشفات اور مشاہدات اور وجدان و محویت میں جو کیفیت و حلاوت حاصل ہوتی ہے اس کی تمام تر بنیاد شریعت پر ہو۔ وہ نہ ہو کہ محبت کی وادی میں سالک راہ شریعت کے جادہ مستقیم سے بھٹک کر راہ ضلالت اختیار کر لے۔ اس سلسلے میں یہ ذکر کرنا بھی بے حد ضروری ہے کہ اس وقت تصوف کے تین سلاسل چشتیہ۔ قادریہ سہروردیہ ہندوستان میں موجود تھے۔ نقشبندیہ سلسلہ کو جو حضرت باقی باللہ

ہندوستان میں لے کر آئے۔ اس فروغ حضرت مجددؒ نے ہی دیا۔

اس سلسلے میں حضرت مجددؒ نے ایک اور بڑا کارنامہ یہ انجام دیا کہ تصوف میں وحدت الوجود نظریے کے بجائے وحدت الشہود کے نظریے کو پیش فرمایا جو سراپا جوش اور حرکت ہے۔ تاکہ امت مسلمہ ایک فعال اور موثر کردار ادا کرسکے۔ علامہ اقبالؒ نے خواجہ حسن نظامی کو ایک خط میں یہ الفاظ لکھے تھے۔

"آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے مجھے سرالوصال کا خطاب دیا تھا تو میں نے آپ کو کہا تھا کہ مجھے سرّ الفراق کہا جائے۔ اس وقت بھی میرے دین میں یہی امتیاز تھا جو حضرت مجدد الف ثانیؒ نے کیا ہے۔"

حضرت مجددؒ کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ملی تشخص کو ابھارا۔ ہندوؤں کی تاریخ کے عمیق مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے انتہائی مکاری سے بدھ دھرم جین دھرم اور پارسیوں کو اپنے اندر اسطرح جذب کرلیا تھا کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہ رکھا۔ ان کی مذموم کوشش یہ تھی کہ مسلمانوں کو بھی اسطرح اپنے اندر جذب کرلیا جائے۔ حضرت مجددؒ نے شعائر اسلامی کے سلسلے میں انتہائی مثبت اقدام فرمایا۔ قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں اور اس وقت تک رہا ہونے سے انکار کردیا جب تک شعائر اسلامی کو از سر نو بحال نہ کیا جائے۔ چنانچہ جہانگیر کو اس امر پہ مجبور ہونا پڑا ——— اسی ملی تشخص کے ابھارنے سے دو قومی نظریہ کو جلا ملی جو ظہور پاکستان پہ منتج ہوا۔ حضرت مجددؒ کا ایک گرانقدر کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسلامی نظام کو از سر نو منظم کیا۔ امرا، رؤسا، حکام، سپہ سالاران مجاہدین علماء اور مشائخ کو تبلیغی خطوط لکھے۔ آپ نے شہنشاہ وقت کو بیش قیمت مشورے دیئے۔ تبلیغی وفود کو اندرون ملک اور بیرون ملک بھجوایا۔

حضرت مجددؒ کے ان تمام مساعی جمیلہ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتا ہے کہ آپ کے سامنے اقتدار، جاہ و حشمت، زر و مال اور حصول سلطنت

Marfat.com

بالکل ہیچ تھے۔ ورنہ جب جہانگیر کو قید کر لیا گیا تھا آپ بڑی آسانی سے سلطنت پر قابض ہو سکتے تھے آپ نے سپہ سالار کو لکھا کہ بادشاہ کی تعظیم و احترام حسب سابق بجا لائیں اور یہ واضح کر دیا کہ آپ کا مقصد وحید اور مشن صرف یہی ہے کہ احیاء کلمۃ اللہ کا فریضہ بجا لایا جائے اور بس۔

آپ کے مکتوبات شریف کے مضامین اعلیٰ علوم و معارف اور اسرار و رموز جو آپ نے ان میں بیان کئے ہیں کو دیکھ کر انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اور آپ کے تبحر علمی اور آپ کے مقاصد اعلیٰ کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں آپ کی مساعی جمیلہ کے نتائج کو قلمبند کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایسے حالات میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے خان خاناں، صدر جہاں، خان اعظم خانِ جہاں۔ مہابت خاں، تربیت خاں۔ اسلام خان۔ دریا خاں۔ سکندر خاں مرتضیٰ خاں جیسے امرا کو اپنے حلقہ ارادت و عقیدت میں داخل کر کے بادشاہ کی توجہ دین کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی۔ بالآخر جہانگیر نہ صرف معتقد ہوا بلکہ اپنے بیٹے خرم کو حضرتؒ سے بیعت کرایا۔ سجدۂ تعظیمی موقوف ہوا۔ گائے کا ذبیحہ پھر شروع ہوا۔ جو مسجدیں منہدم ہو گئی تھیں وہ دوبارہ تعمیر ہوئیں اور جس قدر خلاف شرع قوانین رائج تھے سب منسوخ ہو گئے۔ فن مصوری جو عہد جہانگیر میں بام عروج کو پہنچا ہوا تھا وہ فن تعمیر اور فن خطاطی کی طرف منتقل ہوا۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی۔ دربار میں علماء اور فضلاء کو جگہ ملی پھر حضرت کے شاگردان سلسلہ میں شاہ ولی اللہ دہلوی۔ حضرت مظہر جانِ جاناں۔ شاہ غلام علی جیسے بزرگوں نے دینی خدمات انجام دیں۔

آخر میں لکھتے ہیں "دین سے متعلق جتنے مسائل ۱۰۱۱ھ سے آج تک کھڑے ہوتے ہیں اور آئندہ بھی دوسرے ہزارے کے اختتام تک کھڑے ہوں گے ان سب کا حل صراحۃً یا کنایۃً مکتوبات شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجدد الف ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔"

Marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

کے خریدار بنیئے

اور احباب کو خریدار بنایئے!

Marfat.com

ماہنامہ **نور اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر**
شائع ہو چکا ہے

مدیر اعلیٰ :- صاحبزادہ میاں **جمیل احمد** شرقپوری

ضخامت

دو جلدوں پر مشتمل ایک ہزار سے زائد صفحات

قیمت نمبر

مکمل سیٹ :- ۷۰ روپے فی جلد ۳۵/ روپے
بذریعہ ڈاک ۷۵ روپے

ترسیل زر کا پتہ :- مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ملنے کا پتہ

جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ چوک ناخدا وسن پورہ لاہور

المشتہر

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com